نمبر | قادیان دار الامن والامان ۳۱ جولائی ۱۸۹۹ء ۲۱ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ | جلد

ہماری حیدرآبادی جماعت

حیدر آباد دکن مین جناب سید محمد سعید صاحب کی کوشش اور سرگرمی عمدہ نتائج پیدا کر رہی ہے سید صاحب تبلیغ حق مین بڑی دلچسپی سے حصہ لے رہے ہین اور ڈیڑھ سو کے قریب آدمی صرف انکی مساعی جمیلہ سے اس سلسلہ حقہ مین داخل ہو چکے ہین اس کام کو اور بھی عمدہ طریق پر سرانجام دینے کیلئے آپنے بتائید و سرپرستی میر محمد رضوی صاحب وکیل ایک انجمن قائم کی ہے جسکی روئداد ذیل مین درج کی جاتی ہے ہم چاہتے ہین کہ ہر ایک جگہ کی حقانی جماعتین حیدر آبادی جماعت کے نقش قدم پر چلین امید ہے کہ میر صاحب موصوف کی یہ کوششین دینی ترقی کا موجب ہون گی۔ (ایڈیٹر)

نقل

مقاصد و دستور العمل مجلس اتحاد اسلامی جماعت حضرت اقدس امام الزمان

تمہید

میرے معزز احباب و شرفاء قوم نے بندہ ہیچمدان و خادم محبان کو مقاصد و اغراض ترقی اتحاد اسلامی جماعت حضرت اقدس مد فیضہ کی تحریر کے لئے شرف اعزاز بخشا ہے جسکا شکریہ ادا کر کے اپنی بے بسی اور ناتجربہ کاری سے سخت پشیمانی ہے۔ بہتر ہوتا کہ یہ اہم کام کسی ایسے سعید و بصیر و لیق شخص کے سپرد فرمایا جاتا جو اس کام کا ہر طرح اہل ہوتا لیکن اس خیال سے گذارش کی جرات ہو سکتی ہے کہ مصلحان و رہنمایان قوم ہدایت و اصلاح کے لئے بدل وجان ساعی و داعی ہین۔ اور المسلم مرآۃ المسلم کے فیض نما۔ اور اپنی جماعت کے لئے اس راعی کے فرائض کو مدنظر رکھتے ہین جو اپنے کسی بھیڑ کو گلہ سے باہر ہونے نہین دیتا اس امت مرحومہ کی صفات مین سے ایزد جل جلالہ نے یہ بھی ایک بڑی صفت ارشاد فرمائی ہے کہ کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

نام دستور العمل

پس حسب تجویز جلسہ منعقدہ ۔ ۵ ربیع الاول شریف ۱۳۱۷ھ روز جمعہ یہ مسودہ مرتب کر کے بغرض ترمیم و منظوری پیش کیا جاتا ہے اس کا نام

دستور العمل ترقی اتحاد اسلامی جماعت حضرت اقدس واقع حیدر آباد دکن

رکھا جاوے۔

(نفاذ) اس کا اجرا ۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ یوم عید السعید و المیلاد یعنی روز جمعہ سے ہوگا ۔ اور تا وقتیکہ اجلاس عام سے اس کے خلاف مین کوئی امر طے نہ کیا جاوے واجب العمل ہر شریک پر ہوگا ۔ الغرض حسب الارشاد عالی غالبا مقاصد و اغراض اتحاد اسلامی یہ ہونی چاہئیں۔

مقاصد

مقاصد و اغراض ترقی اتحاد اسلامی جماعت حضرت اقدس یہ ہون گے۔

فقرہ (۱) کل فرق اہل اسلام مین باہم حقیقی اتحاد و اتفاق پیدا کرنا۔

(تشریح) حقیقی اتحاد سے غرض یہ ہے کہ اہل اسلام عملی طور پر اتفاق کے پابند ہون کیونکہ اسلام کی لاانتہا خوبیوں مین سے یہی مہتم بالشان ایسی خوبی ہے جو بنی نوع انسان کو متحد الخلق و الخلق و العمل و الخیال بننے کی تعلیم دیتی ہے ۔ مگر وائے برحال ما کہ اسوقت یہ ساری باتین ہماری زبان اور کتابون مین برائے گفتن خواندن ہین عملی نتیجہ تو الا ماشاء اللہ حکم عنقا رکھتا ہے ۔ بلکہ قریب تھا کہ یہ جوش لسانی و تحریری بھی بالکل بیسود پڑ جائے

مگر واللہ متم نورہ کے ازلی اور زبردست اقتضار نے ایسے تاریک وقت میں ایک متبع سنت اور نائب الرسول **امام الوقت** کو اس کی تقویت کیلئے **حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم** کی صفت عنایت فرماکر کھڑا کردیا جو **ملک پنجاب** سے ہدایت کے انوار کو بڑے زور کے ساتھ ساری دنیا میں پھیلا رہا ہے اور ہمارے **نبی** فداہ امی وابی کا **زندہ معجزہ** ہے لہذا اب ہم سب مسلمانوں کو چاہئے کہ باہم سچے اتفاق سے اس **مقدس امام** کی پیروی کریں۔ اور زندہ اسلام سے مشرف ہوکر اپنی گم کردہ گرانمایہ پونجی کو پھر حاصل کریں۔

فقرہ (۲) قرآن مجید کی تعلیم اور اس کی اتباع میں ہر شریک بقدر طاقت خود حصہ لیا کرے۔

فقرہ (۳) باہمی ہر شریک اس جماعت کے اغراض ومقاصد کا محافظ رہے گا اور حتی الوسع باہمی مواسات وہمدردی ذاتی بھی کرتی ہوگی۔

(شریک) ہر شخص موجودہ حیدرآباد جسکو حضرت اقدس سے بیعت ہو یا حضرت موصوف کا معتقد ہو ایک شریک جماعت حضرت اقدس کا ہوسکے گا۔

چندہ

ہر شریک جماعت کے سامنے فہرست چندہ پیش کی جائے گی ہر شخص اپنی استطاعت اور طیب خاطر سے جو مقدار چندہ درج فہرست کردیگا ماہانہ اس کی ادائی اس پر لازم ہوگی۔

محافظ وخازن اور خازن کا فرض

اس جماعت سے دو شخص منتخب کیے جائینگے جسمیں سے ایک کو محافظ کی خدمت اور دوسرے کو خازن کی سپرد رہیگی اور شخص خازن کے پاس ماہانہ چندہ ہر شریک ماہانہ جلسہ میں دیدیا کرے گا۔ اور اس کے لئے ایک کتاب رہیگی جس میں شریک چندہ دہندہ کے نام کے محاذی بعد وصول رقم چندہ خازن لکھ لیا کرے گا۔

رجسٹر اسمار

ایک کتاب جس میں کل شرکا جماعت کے نام مع ولدیت وسکونت وعلاقہ بتصریح درج رہیں گے وہ خازن کے پاس رہے گی۔

رجسٹر مصرف

ایک کتاب مصرف چندہ کی جس میں ابواب خرچ وقتاً فوقتاً لکھے جایا کریں گے خازن کی تحویل میں رہیگی۔ شریک جماعت جسوقت چاہے معائنہ کرے۔ اور سالانہ جماعت موجودہ حساب کتاب کو جانچ لیا کرے گی۔

فقرہ (۴) حضرت اقدس کی کل تحریرات یعنی کتب اشتہارات واخبار وغیرہ کسی خاص مقام میں جو اندرون بلدہ واقع ہو فراہم کردئے جائیں اور کتب کا سلسلہ ہمیشہ مکرر ہو تاکہ خریدار کی بھی حاجت روائی ہوسکے قیمت مع خرچ مساوی رہے **(ا)** کتب واخبارات واشتہارات دیکھنے کے عام وخاص مجاز رہیں بشرطیکہ وہ کتاب وغیرہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائیں۔ **(ب)** کتب کی نگہداشت وسلسلہ خرید وفروخت محافظ کے سپرد رہے جو کم سے کم تین روپے ماہوار کا تجویز کیا جائے **(ج)** محافظ کو لازم ہوگا کہ وہ بہت خوش اخلاق نرم مزاج ومتحمل ہو اور اپنی کارگذاری کا حال ہفتہ وار بذریعہ تحریر کسی خاص رکن یا ارکان کو دکھایا کرے اور خازن کے دستخط لیا کرے **(د)** ممکن ہو تو ملاحظہ کنندگان کتب کے اسمار کسی رجسٹر میں درج کرلے۔

فقرہ (۵) حضرت اقدس کی تصانیف ہی ہفتہ وار بعد نماز جمعہ دو گھنٹہ کے لئے ہمیشہ کچھ پڑھا جائے جسکو علی الخصوص ہماری جماعت کے لوگ سنیں اور بشرط مصلحت عام لوگوں کو بھی اس کے سننے کی اجازت رہے **(ا)** علی الخصوص رجوع الی اللہ اور تاکید نماز وغیرہ کا مضمون پڑھا جائے **(ب)** حضرت اقدس کے خطوط اخبار **الحکم** کا مضمون بقدر ضرورت سنایا جائے **(ج)** از قسم مذکورہ بالا مضمون حضرت کے کسی خادم کا جسکو ارکان مجلس پسند فرمالیں پڑھنے کی اجازت رہے

فقرہ (۶) اس کام کے لئے وسیع مکان کی ضرورت ہے جو اندرون بلدہ ہو اور ہماری جماعت میں سے کوئی صاحب سردست بلا کرایہ دیدیں **(ا)** اس مکان میں پانی وغیرہ کا انتظام صاحب خانہ سے متعلق رہے اور اس کے اسباب کی نگرانی فقرہ (۴) ذیل (ب) کے سپرد رہے۔

فقرہ (۷) اس مجلس سے کسیکو مناظرہ وغیرہ کرنے کا حق نہ ہوگا اور نہ یہ جماعت بطور خود کسی سے مناظرہ کریگی اس جماعت کے ہر شخصکو لازم ہے کہ وہ اپنے غصہ کا سخت دشمن بنکر **وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ** کا ثواب لیں **(ا)** جو صاحب بعد ملاحظہ کامل کتب حضرت اقدس کے کوئی شبہ حق جوئی کے طور پر تحریری یا تقریری پیش کریں تو حسب تقرر مجلس وقت معینہ پر جواب ادا کیا جائے۔

فقرہ (۸) ہماری جماعت کو جہانتک ممکن ہو ہفتہ وار حسب تصریح فقرہ (۵) کارروائی کے لئے مقام مقررہ پر حاضر رہنا ہوگا اور ماہانہ حاضری یعنی ہر ماہ کے آخر جمعہ کو بلا عذر لازم سمجھی جائے گی۔

فقرہ (۹) ممکن ہو تو اس مجلس کو اضلاع بلدہ کی جماعت کیلئے جو ہماری جماعت ہے اگر وہ منظور کریں صدر قرار دیا جائے اور وہاں کی حوائج کا رفع یعنی مقاصد دستور العمل ہذا کے حتی المقدور اس مجلس سے ہو

فقرہ (۱۰) حضرت اقدس امام الزمان سے عرض معروض ومراسلت کا دائمی سلسلہ جاری کرکے وقتاً فوقتاً مقاصد مجلس کی اشاعت میں استمداد و استمداد ہوا کرے اور یہاں کی کارروائیوں کو اگر مصلحت سمجھی جاوے تو کسی اخبار یا اخبار الحکم کو اشاعت کے لئے دیا جائے مگر کوئی شخص بطور خود اسکا مجاز نہ ہوگا کہ وہ کسی

کارروائی کو کسی اخبار کو دے سکے۔
ثلاث عشرۃ کاملۃ

ملتمسہ

میر محمد سعید

بتائید جناب مولوی سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدر آباد

مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب

ہائے یہ بھی کس غضب کا جملہ ہے اُف کیسی حسرت ٹپک رہی ہے! نہین معلوم دیکھنے والے نے اسلامی دنیا مین کس بلا کا چھایا ہوا سناٹا دیکھا ہوگا کس قسم کی اُداسی برستی ہوئی دیکھی ہوگی کہ جسکو دیکھتے ہی دیکھتے اُس کا دل بھر آیا اور بے اختیار اُسکی زبان سے نکل گیا کہ "مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب" اصل تو یہ ہے کہ خدا کسی دشمن کو بھی وہ روز بد نہ دکھائے کہ کسی مذہب کا کوئی آدمی خود اپنے ہی مذہب پر سوز و گداز کے ساتھ مرثیہ پڑھنے کے لئے بیٹھے۔

دل مین اک درد اُٹھا آنکھون مین آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانئے کیا یاد آیا!

اسلام ایک جامع صفات انسانی طریقہ کا نام تھا مگر افسوس اب تو اسکی صورت کچھ ایسی بدل گئی کہ پہچانی ہی نہین جاتی۔ عرب کی سرزمین پر جاہلیت کے زمانہ مین کفر کی اندھیان چل رہی تھین جب ضلالت اور گمراہی کی گھٹا ٹھنگور گھٹائین بڑے زور شور کے ساتھ چارون طرف سے اُٹھ رہی تھین نفاق پھیلا ہوا تھا خود پسندی ہر شخص کی گھٹی مین پڑی تھی اسوقت اسلام کے چمکتے ہوئے آفتاب نے خاک بطحیٰ سے نکلکر اہل دنیا کی آنکھین کھولدین اور پھر اُنھون نے اسلام کی اُس پیاری صورت کو دیکھا جو سر سے پانٓو تک دلکش زیورون سے آراستہ تھی اور جس مین دلفریبی کچھ ایسی کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی تھی کہ جسکو لوگ دیکھتے ہی دیکھتے دل پکڑ کر رہ گئے اور پھر یکے بعد دیگرے اپنے اس آبائی مذہب کو جسکی محبت اُن کے خون کے ساتھ اُن کی رگون مین دوڑ رہی تھی چھوڑ چھوڑ کر اسلام کے شمع جمال کے پروانے بنگئے اور لطف یہ تھا کہ جو مسلمان ہوتا تھا وہ اسلام کی اس دلکش صورت کا ایک بہت اچھا آئینہ بنجاتا تھا جھوٹھ سے اسکو قطعی دشمنی ہوجاتی تھی غیبت کو وہ برا جانتا تھا۔ بُری باتون سے اُس کو نفرت ہوجاتی تھی اور اچھے کامون کی طرف بالطبع رغبت۔ اس کے دل مین اسلام کا ایک نیا جوش پیدا ہوجاتا تھا جس سے وہ سخت سے سخت آینوالی آفتون کا بہت استقلال کے ساتھ مقابلہ کرتا تھا۔ اس کے ہر کام کی بنا خلوص اور محبت پر ہوتی تھی اور جو کام وہ کرتا تھا خاص خدا ہی کے لئے کرتا تھا۔ مکر اور فریب کو ان کے اعمال مین دخل نہ تھا آپس مین ایک دوسرے کا سچا بہی خواہ اور ہمدرد تھا اور رنج و خوشی کا دل سے شریک۔ آپس مین بھائی بھائی تھے۔ اخوت تھی اتفاق تھا اور ان عمدہ خصلتون نے اسلام کو وہ برقی قوت عطا کر دی تھی کہ تھوڑے ہی دنون مین اس کی روشنی مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک پھیل گئی تھی۔ گو نو مسلمون کو اپنے قدیم آبائی مذہب کی چھوڑنے اور اسلام کے قبول کر لینے کی وجہ سے ان کے اعزا اقارب اور دوست احباب کی طرف سے اُن پر سخت سخت اذیتین پہونچائی جاتی تھین۔ طعنہ کشی ہوتی تھی گھر بار سے نکالے جاتے تھے کھانا پینا بند کر دیا جاتا تھا۔ تاجر اور دوکاندار ان کے ہاتھ کوئی چیز بیچتے نہ تھے مگر وہ اسلام کے کچھ ایسے جان دادہ اور عاشق تھے کہ یہ سب کچھ سہتے تھے مگر اسلام نہین چھوڑتے تھے۔ کسیطرح نہین چھوڑتے تھے اس موقع پر اسلام سے میری مراد فقط اسیقدر نہین ہے کہ خدا کی خدائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ہی وہ قائل ہون۔ بس اور کچھ نہین۔ نہین وہ ان سب صفات کے بھی جامع تھے جنکا سبق اسلام نے ان کو دیا تھا۔ زہد ان پر فخر کر رہا تھا اور پرہیز گاری ان پر ناز کر رہی تھی بُری خصلتون سے ان کو عار تھا۔ جس سے ملتے تھے خلق سے ملتے تھے۔ خلوص اور صفائی انکا شعار تھا۔ اپنے پرائے کے حقوق کو وہ اچھی طرح پہچانتے تھے اور بہت مستعدی کے ساتھ ان باتون پر انکا عمل تھا وہ اسلام کے سچے عاشق تھے اور رات دن اُن کو اُنھین باتون کا شوق تھا جنکی طرف اسلام اپنی تیکھی چتونون سے اشارہ کر رہا تھا اسلام زبان سے فقط ایک بار

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کہہ لینے کا نام نہین ہے بلکہ اس پر سچے دل سے اعتقاد لانا اور اسی کے ساتھ ان احکام پر ایمان لانا بھی مشروط تھا جنکے کرنے نہ کرنے کے لئے اس کا کلام پاک نصیحت کا مجموعہ بنکر نازل ہوا تھا یا جس کی ہدایت اس کے رسول برحق نے فرمائی تھی۔

صوم صلوۃ حج اور زکوۃ خیر یہ تو اسلام کے رکن ہین ان کو فرض نہ جاننے والے پر تو کفر کا اطلاق ہو جاتا ہے لیکن انکو وہ حسن خلق۔ حسن معاشرت۔ تعاون۔ صلہ رحم۔ ذوی القربیٰ کے حقوق۔ مسافر فقرا اور یتیمون کے ساتھ اور عہد کی وفا۔ قول کی راستی۔ اور ان کے علاوہ وہ سب باتین جنسے انسان۔ انسان ہوسکتا ہے۔ اگر ان کی پابندی کے احکام کلام مجید مین ڈھونڈوگے تو ایک نہین۔ صدہا آیتین ملین گی۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ خدا کا حکم ہے عدل کرو احسان کرو

ذوالقربے کے حقوق ادا کرو۔ بُری۔ بدنما اور فساد کی باتون سے پرہیز کرو۔ خدا تمکو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم اُن کو یاد رکھو۔ ان پر عمل کرو۔

یہ ایک چھوٹی سی آیت تھی مگر غور کرنے کے قابل ہے کہ اس پر عمل کرنا انسان کو کہان تک لوگون کی نظرون مین ذی عزت بنا سکتا ہے اسی کے بعد پھر ارشاد فرماتا ہے

وَاَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا۔ جس بات کا عہد کرو۔ وعدہ کرو اسکو پورا کرو اور قسم کھا کر بدلو نہین۔

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کو جسکو سنت رسول اللہ کہتے ہین اگر غور سے دیکھین گے تو معلوم ہوگا کہ ہم سب آپسمین کسطرح پیش آتے ہین۔ کسطرح آنا چاہیئے اور ہمارے رسول بابی و امی کس طرح ہر کس و ناکس کے ساتھ پیش آتے تھے آپ کے حضور مین جب کفار آتے تھے تو آپ اپنی چادر مبارک ان کے لئے بچھا دیتے تھے اور کفار کے لئے اپنی جگہ خالی کرتے کرتے اس جگہ تک پہنچ جاتے تھے جہان پر جوتے رکھے ہوتے تھے۔

رَوَى هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ما كان احد احسن خلقا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما دعاه احد من اصحابه ولا من اهل بيته الا قال لبيك۔ ہشام ابن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھین کہ رسول اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دنیا مین کوئی خلیق نتھا اصحاب یا اہل بیت مین سے جب کوئی آپ کو پکارتا تھا تو آپ جواب مین لبیک ہی فرماتے تھے یعنی حاضر ہون

قَالَ اَنَسٌ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ فَعَلْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ وَلَا فِيْ شَيْءٍ لَمْ اَفْعَلْهُ هَلَّا فَعَلْتَ

حضرت انس کہتے ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دس برس رہا اتنے زمانہ مین کبھی کسی کام پر حضرت نے اعتراضاً یہ نہین فرمایا کہ تم نے ایسا کیون کیا۔ اور مجھسے آپ کا کوئی کام نہو سکا تو آپ نے تحکما اتنا بھی نہین فرمایا کہ یہ کام تم نے کیون نہین کیا۔

یہی وہ خوبیان تھین جنمین مقناطیسی قوت تھی جو لوگون کے دل بے اختیار اپنی طرف کھینچے لیتی تھی اور عام لوگ مسلمانون کا طرز عمل دیکھہ دیکھہ کر بڑے ذوق و شوق کے ساتھہ جوق جوق اسلام مین داخل ہوتے جاتے تھے۔ جو مسلمان ہوتا تھا وہ اسلام کا سچا عاشق ہوتا تھا۔ اور اس کے عشق مین جو جو تکلیفین کھانے پینے اور اور جسمی اذیتون کی ان پر ہوتی تھین انکو وہ اسی طرح راحت سمجھتا تھا جسطرح کسی دلستان کے عشق مین اس کا جاندادہ عاشق سب طرح کی مصیبتین جھیلتا ہے مگر منہ نہین موڑتا ہے۔ جس کی تصدیق کے لئے حضرت بلال کا واقعہ بہت مشہور ہے وہی لوگ شریعت کے احکام کے دل و جان سے اتباع کرتے تھے۔ امین وہ تھے۔ سچے وہ تھے۔ جو کہتے تھے وہ کرتے تھے۔ اور جس امر کا وعدہ کرتے تھے۔ اسکو وفا کرتے تھے۔ رحمدل وہ تھے۔ محسن وہ تھے۔ اعزا اقارب کے حقوق وہ پہچانتے تھے۔ کسی بندہ خدا کے ٹھیس لگتی تھی تو ان کے دل پر چوٹ لگتی تھی۔ اگر کسی کے چوٹ لگتی تھی تو ان کے دل مین درد ہوتا تھا۔ کسی کے درد ہوتا تھا تو ان کے آنسو نکل آتے تھے اور اگر کسی کی آنکھون سے آنسو نکلتے دیکھتے تھے تو بے اختیار وہ چیخ اُٹھتے تھے۔ اصل تو یہ ہے کہ وہی سچے مسلمان تھے اور انھین کا ایمان تھا رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ سے جسقدر بعد ہوتا گیا ویسا ہی اسلام

خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔ کا مصداق بنتا گیا۔ اسلام کے ہرے بھرے باغین اور ہی ہوائین چلنے لگین۔ انقلاب ہو چلا اور اداسی دوڑنے لگی۔ موسم بہار کی رت تو تھی پھول کھلے ہوئے بھی تھے مگر وہ انکا اگلا سا روپ و رنگ نہ تھا۔ نہ وہ رنگ مین شوخی تھی اور نہ وہ بھینی بھینی خوشبوئین ان سے آتی تھین جو پہلے نکلی تھین۔ غنچے چٹکتے تو تھے مگر چٹکنے مین درد کی صدا آتی تھی۔ شاخین جھوم تو رہی تھین مگر ان مین وہ لوچ نتھا جسکو دیکھتے ہی بے اختیار حسینون کی کلائیان یاد آجاتی ہین۔ پتے ہرے تو تھے مگر وہ بھی کچھ افسوس سے ہاتھہ مل رہے تھے۔ رفتہ رفتہ بہار یہان سے رخصت ہونے لگی اور خزان کا گذر ہو چلا ہرے ہرے پتون پر زردی دوڑنے لگی پھول کملانے لگے اور پھر خزان کے جھونکے بڑے زور شور کے ساتھہ یہان بھی چلنے لگے۔ یہ اس زمانہ کا تذکرہ ہے جب تبع تابعین کا زمانہ گذر چکا تھا مگر غیر مسلمانون کا طرز عمل اب تک اسلامی عظمت و جبروت کو کسیقدر سنبھالے ہوئے تھا اور مسلمان کچھہ اسلام کے نام کا لحاظ و پاس کرتے تھے۔ اس کے بعد پھر جو زمانہ آتا گیا خراب ہی آتا گیا اور اس کے مخالف ہوائین اسلام کے لئے ناسزاوار ہی رہین اور اب تو کچھ ہی نہین جاتا۔ اسلامی صفات یا تو اب کتابون مین ملین گی۔ یا پہلے مسلمانون کی قبرون مین۔ لیکن اُن مسلمانون کو تو زمین کھا گئی اور ان کتابون کو اب زمانہ کا انقلاب کھاے جاتا ہے۔ اس زمانہ کے مسلمانون کا حال نہ پوچھیے صاف صاف کہتے ڈرتا ہی عنیمت تو عنیمت اندیشہ یہ ہے کہین لایبل کیس نہ ہو جاے۔ خیر کسیکو تو ہم کیا کہین مثال دینے کی خود ایک ہماری ذات کیا کم ہی

نہ گلم نہ برگ سبزم نہ درخت سایہ دارم
ہمہ حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت مارا

ایمان کی تو یہ ہے کہ ہم مین اسلامی خوبو کہین نام کو بھی نہین چھو گئی ہے۔ حسد۔ بغض عداوت۔ فریب۔ بیرحمی۔ جھوٹھ۔ ریا دغا بازی۔ خلف وعد۔ اور بیغیرتی۔ الغرض دنیا مین جسقدر بُری باتین ہین وہ سب ہم مین اسیطرح بھری ہوئی ہین جسطرح ہمارے

اسلاف مین بھی خوبیان تھین ؏
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

یہ ہے ہمارا ایمان - اور ایسے ہین ہم مسلمان -! لیکن یہ کیون ؟ اس لیئے کہ وہ اسلامی زمانہ جسمین سچے اور دیندار مسلمانون کی جیتی جاگتی مثالین بکثرت موجود تھین جنکے طرز عمل کو دیکھہ دیکھکر دوسرون کو غیرت آتی تھی دلونمین جوش پیدا ہوتا تھا اب وہ زمانہ بہت دور گیا اور وہ علم بھی اُٹھہ گیا اور اگر نہین اُٹھہ گیا ہے تو اب اُٹھا جاتا ہے جو ارکان دین اور عقاید درست کردینے کے ساتہ اخلاق کو سنبھال سکتا تھا اور اسپر یہ اور مستزاد ہوگیا کہ ہمارا اسلام اب آبائی ہوگیا - اب ہم کو اس سے بحث نہین کہ ہمارا مذہب ہی کیا اور ہم کو اس کی رو سے کیا کیا کرنا چاہیئے بس ہمارے لیئے اسقدر کافی ہے کہ مسلمان کے گھر مین پیدا ہوے اور زیادہ کیا چاہیئے - ہمارا اسلام اب رسم و عادت کی تقلید سے ہوگیا - چاہیئے تو یہ تھا کہ مسلمان بن مسلمان ہوکر ہمارے ایمان اور اسلام کو پہلے ایمان والون سے بھی زیادہ ثروت ہوتی - اُن سے زیادہ دلون مین جوش ہوتا رگ و پے مین اسلام کی محبت بھری ہوتی اور محبت محبت کے درجہ سے بڑھکر عشق کے مرتبہ کو پہنچ جاتی - مگر نہین ہم نے اسلام کو آبا و اجداد سے ہمکو میراث مین ملا تھا مگر ہماری گاڑہی کمائی کا نقد تھا اسکو ہم نے اسی طرح بیقدری سے برباد و تباہ کردیا جسطرح ناخلف اولاد اپنے مرجانے والے مان باپ کا اندوختہ بڑی بیدردی کے ساتھہ آوارگی مین اُڑا دیتے ہین -

ہماری افلاس - ہماری بیعزتی - اور ہماری نکبت کا یہی قوی سبب ہے کہ ہمنے اپنے اچھے اور طریقون کو بُرے عادات سے بدل لیا - اور پھر ہم اس آیہ کریمہ کے مصداق بنگئے -

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ - حق تعالے کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک وہ آپ اپنی حالت نہ بدلے -

اشتہار

اپنی جماعت کے نام

اور نیز

ہر ایک شریف کے نام جو خواہشمند ہو

ہماری جماعت مین اول درجہ کے مخلص دوستون مین سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہین جنھون نے علاوہ اپنی دوسری لیاقتون کے ابھی وکالت مین بھی امتحان پاس کیا ہے اور وہ بہت سا حرج اُٹھا کر چند ماہ سے ایک دینی کام کے انجام کے لیئے یعنی بعض میری تالیفات کو انگریزی مین ترجمہ کرنے کے لیئے میرے پاس قادیان مین مقیم ہین اور یقین ہے کہ جب وہ بعد فراغت اس کام کے اپنے کام وکالت پر جائینگے تو کسی قریب ضلع مین ہی کام شروع کرینگے اور مین اس مدت مین یعنی جب سے کہ وہ میرے پاس ہین ظاہری نظر سے اور نیز پوشیدہ طور پر اُن کے حالات کا اخلاق اور دین اور شرافت کی رو سے تجسس کرتا رہا ہون سو خدا تعالے کا شکر ہے کہ مین نے انکو دینداری اور شرافت کے ہر ایک پہلو مین بھی نہایت عمدہ انسان پایا ہے - غریب طبع با حیا اور تک اندرون پرہیزگار آدمی ہے اور بہت سی خوبیون مین رشک کے لائق ہے - ان دنون مین انکو شادی کی ضرورت ہے - عمر تخمیناً چوبیس برس کے قریب ہوگی - خاندان کے زمیندار شریف اور موضع (مرار) علاقہ ریاست کپورتھلہ کے باشندے ہین - پہلے بھی مین نے اُن کے لیئے اپنی جماعت مین تحریک* کی تھی مگر بعض وجوہ کے سبب سے اُس وقت اس کام کی انجام دہی مین معذوری پیش آگئی - اور اب وہ وقت ہے کہ بخیر و خوبی وہ کام کیا جائے لہذا دوبارہ یہ اشتہار جاری کیا گیا - میرے نزدیک جہانتک مجھے علم ہے ہماری جماعت ایسا انسان یا کوئی اور شخص بہت ہی خوش قسمت ہوگا جس کی لڑکی یا ہمشیرہ کا رشتہ مولوی صاحب موصوف سے ہوجائیگا یہ بات ظاہر ہے کہ ایسے ہونہار لڑکے جو بہمہ صفت موصوف ہون اور ہر طرح لائق اور معزز درجہ کے ہون تلاش کرنے سے نہین ملتے اور لوگ اکثر دھوکا کھا لیتے ہین اور اپنی لڑکیون پر ظلم کرتے ہین - چاہیئے کہ ہر ایک صاحب بہت جلد مجھے اطلاع دین اور یہ بات ضروری ہے کہ لڑکی علاوہ شکل اور صورت خداداد کے سنجیدگی اور عورتون ضرورتون کے موافق علم اور لیاقت سے کافی بہرہ رکھتی ہو - زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین - والسلام -

المشتہر

خاکسار **مرزا غلام احمد** از قادیان

* حاشیہ - جن صاحبون نے پہلے اشتہار کے وقت اس بارہ مین خط بھیجے تھے وہ خط محفوظ نہین رہے لہذا انکو بھی چاہیئے کہ دوبارہ اطلاع دین - منہ

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خط کا انتخاب

یہ خط فرزند یا بھتیجے کے نام ہے -

اتقا اور ریا کی دھوم دھام

فرزند! تمہارے اتقاء اور ریا کی دھوم دھام ہے خوش اس لئے ہوں کہ یہ دونوں باتیں بڑی سعادت کی ہیں - اور نہایت اندیشہ میں بھی پڑا ہوا ہوں یہ شہرت کیطرف سے! یہ سارے پھندے خود میرے راستوں میں پڑ چکے ہیں اور میں انہیں بار ہا پھنسا ہوں - مجھے یہ خوف ہے کہ یہ تمہاری پرہیزگاری اور تقوی اور طہارت کی بلند نامی ظاہر پرست اہل دنیا کو تمہارے گرد جمع کر دے انکی اطاعت اور خوشامد اور نفر بعنین نفس کو سرکشی میں مدد دیں اور تمھیں مریدوں کا سراہنا اپنی ذات کی عاجزی اور کمزوری سے بیخبر کر دے - ہم تم دونو کی اکھٹ نہیں کچھ نہیں ایک سخت درجہ کے گنہگار ہیں اگر کچھ ہیں تو بس اتنا کہ مدتوں بعد ہم میں اپنی ہستی کی نسبت سوچ کا مادہ پیدا ہو چلا تھا - اور صرف اپنا محض نکما اور حقیر ہونا ہم پر کھلنا جاتا تھا اگر ہم سے کسی طرح اپنی ذات کی نسبت اتنی سی پہچان (جو دوسرے عارفوں کے دریائے عرفان کے ایک قطرہ سے بھی کم ہے مگر ہمارے لئے غنیمت ہے) وہ بھی چھن جائے تو حالات میں ہماری شور بختی بڑی افسوس کے لائق ہوگی -

اصل یہ ہے کہ یہ خوبی اور قوت مامور من اللہ کو دیجاتی ہے کہ بیرونی محرکات خواہ وہ کسی قسم کے کیوں نہوں اس کے جذبات کو اپیل نہیں کر سکتی - لوگوں کی خوشامد اس میں خود پسندی اور انانیت کا مادہ پیدا نہیں کر سکتی - کیوں؟ اس کی زندگی اس کا چال چلن اس کی ہر ادا تو دنیا کی لئے ایک نمونہ ہوتی ہے اس لئے ان کی وہ قوتیں گویا سلب ہو جاتی ہیں جو خارجی محرکات سے جوش میں آکر ملکی خواص کو دبا لیتی ہیں - چونکہ ان کو اخلاق کے مختلف شعبوں کی تعلیم دینی منظور ہوتی ہے اور عملی طور پر اس تعلیم کی سہولت دکھانی مدنظر اس لئے ہر ایک قسم کے امور ان کو پیش آتے ہیں تا کہ وہ مکمل طور پر ہدایت کر سکیں نادان ہے وہ انسان جو مامور من اللہ کے ہر فعل پر نگاہ غور کر کے اس سے ایک سبق نہیں لیتا ہمارے محسن و مخدوم مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ نے اپنے سالہا سال کے تجربہ کے بعد ایک ایسا گر بتلایا ہے جو سلیم الفطرت انسانوں کے لئے ہر حالت میں خضر طریقت ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ راستباز کی مخالفت کے لئے کسی کا کوئی اعتراض یا طعن کبھی بھی باعث نہیں ہونا چاہیے خواہ وہ طعن کرنے والا کیسا ہی بڑا عابد و زاہد کیوں نہ ہو - کیونکہ آخر ابو البشر خلیفہ اول آدم علیہ السلام پر طعن کرنے والے ملائکہ سے تو بڑھا ہوا نہ ہوگا پس اس کے طرز عمل کو دیکھو اس کی تسلیم پر غور کرو کہ منہاج نبوت کے خلاف تو نہیں - بہر حال ہماری غرض اس وقت یہ ہے کہ شخص صاحب موصوف اس خط میں جو کچھ ارقام فرماتے ہیں لاریب وہ سالک کے لئے بہت ہی مفید امر ہے لیکن کوئی نادان اس قاعدہ کو مامور من اللہ کے متعلق قائم کر کے دھوکا نہ کھاوے - وہ عوام الناس سے وحشت اور نفرت نہیں کر سکتا اور نہ اُسے کرنی چاہئے - بلکہ اُسکے اندر موانست اور تالیف قلوب کی ایسی قوت ودیعت رکھی جاتی ہے کہ عام لوگوں سے وحشت وہ کر ہی نہیں سکتا! ہر قسم کے انسان اس کے حضور آتے ہیں تا کہ وہ اطمینان کے ساتھ تبلیغ حق کر سکے - اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ وہ مامور من اللہ کو کسقدر وسعت اخلاق عطا ہوتی ہے اور اس کے سینہ میں کیسی انشراح ہوتی ہے -

ایڈیٹر

تریاق القلوب

جاذب الارواح الی حضرۃ المحبوب

مندرجہ بالا نام کا ایک رسالہ ان دنوں ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصنیف فرمایا ہے اس رسالہ کی اشاعت پر جب ہوگی دنیا کو معلوم ہو جاوے گا کہ کس فوق العادۃ استقامت اور جرءت کے ساتھ اسکا مصنف لوگوں کو اپنے مشن کیطرف بلا رہا ہے اور اپنی صداقت کے لئے کسقدر زبردست تائیدی نشان اس کے ہاتھ پر صادر ہو چکے ہیں - اللہ تعالی کی پاک ذات پر ایمان اور کامل ایمان کا نمونہ اس کی زندگی میں نظر آتا ہے - نظر انصاف اور فکر مستقیم سے اگر ایک دہریہ اور مادہ پرست انسان بھی اسکو پڑھ لیگا - تو ہمارا دل شہادت دیتا ہے کہ اُسے اگر اور کچھ نہیں تو اتنا ماننے میں تو کلام نہیں ہو سکے گا کہ خدا تعالے پر ایک کامل ایمان کے جس معراج پر یہ انسان پہنچا ہے - آج دنیا میں اس کی نظیر مشکل ہے - بہر نمط اللہ تعالے کے فوق الفوق ہستی پر ایمان پیدا کرنے اور منہاج نبوت کے اسرار کی کلید ہے اور لاریب دل کی زہرناک روحانی امراض کے لئے تریاق ہے اس کی **قیمت** ہر تجویز ہوئی ہے ابھی مکمل نہیں ہوا - بہر حال اپنی روحانی امراض کا مداوا چاہنے والے مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس امام علیہ السلام قادیان کے نام درخواست بھیجیں -

---

ہجرت

اکثر احباب کے عنایت نامے خاکسار کے نام آتے ہیں تو وہ سرساوہ آتے ہیں اور سرساوہ سے قادیان آتے ہیں تو اسمیں بڑی دقت اور مشکل ہوتی ہے اب میں ہر ایک صاحب کو جو مجھسے واقفیت رکھتے ہیں اطلاع دیتا ہوں کہ اب جو صاحب خاکسار کے نام خط لکھیں وہ سیدھا قادیان بھیجیں کس لئے کہ اب خاکسار ہمیشہ ہمیشہ کو ہجرت کر کے مع اہل و عیال دار الامان میں حضرت امام علیہ السلام کے قدموں میں آپڑا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرہم عیسےٰ مرہم رسل مرہم حواریین

یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہی جو زخمون اور جراحتون اور نیز زخمون کی نشان معدوم کرنیکے لئی نہایت نافع ہے

یہ وہ مرہم ہے جو واقع صلیب کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے لئے یعنی اُن کے صلیبی زخمون کیواسطے بنائی گئی تھی جبکہ حضرت مسیح صلیب کے

بعد حواریونکو ملے اور اپنے وہ زخم اُن کو دکھائے جو صلیب پر کھینچنے سے آپکے ہاتھون اور پیرون مین لوہی کی کیل ٹھوکنے سے لگ گئے تھے تو حضرت مسیح کی اُن چوٹون اور زخمونکے لئے یہ مرہم تیار ہوئی

جو برابر چالیس روز تک حضرت مسیح کی صلیبی زخمونپر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالی نے آپکو شفا بخشی

اور اس مرہم اس تواتر سے طبّی کتابون مین ذکر ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی ڈاکٹر اور کیا یہودی مجوسی طبیب اور کیا اطبا اسلام نے

اس مرہم کو اپنی اپنی کتابونمین لکھا ہے اور سب نے اس مرہم کی بارہ مین یہی بیان کیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کیلئے حواریون نے اسکو بنایا تھا چنانچہ ہزار کتاب سے زیادہ

اس مرہم عیسی کا ذکر مع وجہ تسمیہ درج ہی اور اس کے عجیب غریب فوائد کی سب نے شہادت دی ہی اور اسکی اکسیر تاثیر کو تمام طبیبون نے تسلیم کیا ہی غرض اس مرہم کی تعریف مین قدر لکھنا

کافی ہو کہ حضرت مسیح تو بیمارون کو اچھا کرتے تھے مگر اس مرہم نے حضرت مسیح کو اچھا کیا

یہ مرہم تمام قسم کے زخمون کیلئے نہایت پر تاثیر دوا ہے

اس کے لگانیکے ساتھ ہی زخم کی اصلاح شروع ہو جاتی ہی اور پھر زخم مندمل ہو جاتے مندرجہ ذیل امراض

کیلئے جسقدر مرہم اور مالش کے تیل آجکل رائج ہین سب سے بہتر اور زود اثر مفید ہی نہایت احتیاط سے

اصل اجزا کو مہیا کر کے اس مرہم کو طیار کیا جاتا ہے

طاعون - سرطان کی زخم - خنازیر کے گھاو - گلٹیان - چوٹون کی زخم

پھنسی - پھوڑے - گنج - خارش - پرانے گندے زخم - تلی کے ورم - اور طرح طرح کی جلدی بیماریان - ہر قسم کے ناسور

بواسیر کے درد - ہاتھون کا سردی سے پھٹ جانا - کان سے ریم کا بہنا - جانورونکا کاٹ لینا - جل جانا - عورتونکی خطرناک بیماریان

قیمت فی ڈبیہ عہ - ۱۲

کارخانہ مرہم عیسےٰ

حکیم محمد حسین

لاہور بھاٹی دروازہ سے طلب کرو

ممیرے کا سرمہ

مصدّقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اِس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدای موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عا ممیرےکا سرمہ سفید۔ اعلی قسم فی تولہ ے ر خالص ممیرا فی ماسہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میاسنگہ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرےکا سرمہ جو سردار میاسنگہ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے بہت پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرےکا سرمہ ضروری ہے۔
راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲ مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میاسنگہ صاحب اہلووالیہ نے طیار کیا ہے مینے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵۰ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھون کی پلکو مین حزرہ و غور ورد اسنے نکلے ہوکر تھے اور پڑوال پڑتے تھے اُس کی آنکھین سرخ سے سرخ اور دُکھتی تھین اُنہین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اُس کی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئیمین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ رکھی جاتی تھین صفائی کر نہین دیکھہ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔
راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳ مینے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاسنگہ نے طیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین۔ استعمال کر کے دیکھا۔ مفید پایا۔ میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطہ جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے
راقم ڈاکٹر برج جلاس گھوس سائی بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

۴ مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگہ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔
راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لئے مارچ سنہ ۹۹ء سے جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ واقع قادیان شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و مالک کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا